السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب کوئی حج یا عمرہ کے لیے لبیک کہتا ہوا میقات سے گزر جائے اور اس نے نیت کرتے ہوئے کسی شرط کو عائد نہ کیا ہو اور اسے بیماری وغیرہ کی وجہ سے رکاوٹ پیش آجائے جس کی وجہ سے وہ حج یا عمرہ کو مکمل نہ کر سکتا ہو تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس طرح کے شخص کو "محصر" کہتے ہیں۔ اگر اس نے کوئی شرط نہ بھی ذکر کی ہو اور اسے کوئی ایسی رکاوٹ پیش آجائے جس کی وجہ سے وہ (حج یا عمرہ) مکمل نہ کر سکتا ہو تو اس صورت میں اگر اس کے لیے صبر کرنا ممکن ہو کہ شاید یہ رکاوٹ دور ہو جائے اور اس کے لیے حج یا عمرہ کو مکمل کرنا ممکن ہو جائے تو اسے صبر کرنا چاہیے اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو صحیح بات یہ ہے کہ وہ محصر ہے اور محصر کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۖ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ... 196 سورة البقرة

"اور اگر تم (راستے میں) روک لیے جاؤ تو جیسی قربانی میسر ہو (کردو) اور جب قربانی اپنے مقام پر پہنچ نہ جائے سر نہ منڈاؤ۔"

صحیح بات یہ ہے کہ یہ رکاوٹ دشمن کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے اور دشمن کے علاوہ کسی اور وجہ سے بھی، تو اس صورت میں قربانی کر دی جائے، بال منڈوا یا کٹوا دیے جائیں اور احرام کھول دیا جائے۔ محصر کے لیے یہی حکم ہے کہ اسے جہاں روک دیا جائے، وہ وہاں جانور ذبح کر دے خواہ وہ جگہ حدود حرم کے اندر ہو یا اس سے باہر، اور قربانی کے گوشت کو اسی جگہ کے فقراء میں تقسیم کر دے خواہ وہ جگہ حرم سے باہر ہو اور اگر وہاں گوشت لینے والے لوگ موجود نہ ہوں تو اسے فقرائے حرم کے پاس یا اس جگہ کے گردو پیش یا بعض بستیوں وغیرہ کے فقراء کے پاس پہنچا دیا جائے۔ قربانی کے بعد بال منڈوائے یا کٹوائے اور احرام کھول دے۔ اور اگر قربانی کی طاقت نہ ہو تو دس روزے رکھ لے اور پھر بال منڈوا یا کٹوا دے اور احرام کھول دے۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی